ہوگیا۔ مرحوم ٹونک (راجستھان) کے خاندان سادات سے تعلق رکھتے تھے، اس خاندان کی قرابت حضرت سید احمد شہید سے بھی تھی۔ اس خاندان میں تعلیم قدیم و تعلیم جدید دونوں کے نامور افراد و اشخاص پیدا ہوئے، مرحوم بلند پایہ شاعر اور صاحب فن استاد سخن تھے، غزل اور نظم دونوں پر یکساں قدرت تھی، اون کے فیض صحبت سے سینکڑوں نوجوان بڑے شاعر ہوگئے۔ ایک عرصہ سے دہلی میں مقیم تھے، خاندانی اعتبار سے صاحب لاکھ جائداد تھے۔ لیکن ایک ایسی افتاد پڑی کہ سب کچھ جاتا رہا۔ طبعاً نہایت غیور و خوددار تھے، زندگی کے آخری سال عسرت اور تنگدستی میں گذرے یہانتک کہ جسم و جان کا رشتہ بھی اسی عالم میں منقطع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

عجیب اتفاق ہے ہندوستان میں مسز اندرا گاندھی، ان کے اعوان و انصار اور پارٹی پر نہایت سخت قسم کا زوال آیا تو دوسری جانب پاکستان میں مسٹر بھٹو اور ان کے ساتھیوں کا حشر بھی یہی ہوا، غور کیجئے تو دونوں جگہ زوال کا اصل سبب اقتدار طلبی کے جنوں میں دھاندلی اور بیجا ضد اور ہٹ ہے، مسز اندرا گاندھی کا زوال درحقیقت اوسی وقت شروع ہوگیا تھا جب ہائیکورٹ کا فیصلہ ماننے سے انھوں نے انکار کر دیا تھا۔ اگر اوسی وقت وہ اس فیصلہ کے احترام میں مستعفی ہو جاتیں تو ملک میں اون کا وقار بہت بڑھ جاتا اور اسی کے بعد الیکشن میں یقیناً وہ اور اون کی پارٹی کامیاب ہوتے۔ اسی طرح اگر مسٹر بھٹو مخالف پارٹیوں کے متحدہ محاذ سے سمجھوتہ کر لیتے تو یہ تباہی اور بربادی ہرگز پیش نہ آتی جو اب آرہی ہے۔

قدرت قانون فطرت کے حق ہونے کی کیسی کیسی عبرت انگیز نشانیاں روز دکھاتی رہتی ہے لیکن آہ انسان کی غفلت شعاری! جس طرح موت سے زیادہ یقینی کوئی چیز نہیں لیکن انسان پھر بھی جتنا غافل اوس سے ہے کسی سے نہیں، اسی طرح وہ سمجھتا ہے کہ فطرت کا قانون مکافات عمل سب کے لئے ہو اوس کے لئے نہیں ہے